بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
فون نمبر ۲۹۶
یوم انوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت ڈیڑھ ۲۰ پیسے
جلد ۶۸/۳۳ | ۲۸ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۴ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۴ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۴۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ جون ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۔ کل کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور [illegible] کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ضرورتِ اساتذہ

ہمیں چند ایم ۔ اے انگلش اور ایم ایس سی کیمسٹری اور ریاضی کے فرسٹ کلاس اساتذہ کی ضرورت ہے ۔ ایم ایڈ ، بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائیگی ۔ خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے اساتذہ اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس و دو عدد چھوٹے فوٹو ارسال فرمائیں ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں [illegible])

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں :-

"ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے کہ ہر سال ہمارا قدم آگے ہے ۔"

کیا وقفِ جدید کی مالی قربانی میں بھی آپ کا قدم آگے ہے ؟

(ناظم مالی وقفِ جدید ربوہ)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں ۔ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں ۔"

(نظارت بیت المال آمد ۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواھر الکلام

جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو وہ حالت بہت ہی راحت بخش ہوتی ہے

جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا مجھے اس وقت حاصل ہوتا ہے میں اسکی کیفیت بیان نہیں کر سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۶۱)

ترجمہ :- اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیئے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا (ترمذی)

ترجمہ :- حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے تو تمہیں اسی طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندے کو رزق دیا جاتا ہے ۔ تم صبح خالی پیٹ جاتے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہو گی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے ۔" اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ :-

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا ۔ اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو ۔" اور فرمایا :-

"اُن دنوں میں جبکہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم میں مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا ۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۲۵)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول کبالہ (سیرالیون) کا ایک عظیم کارنامہ

سکول کی کوششوں سے علاقہ میں کشیدگی اور انتشار کی فضا ختم ہوگئی

سیرالیون کے شہر کبالہ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کی کوششوں سے مختلف قبائل اور لوگوں کے درمیان انتشار اور کشیدگی کی فضا کو فٹ بال کے دلچسپ کھیل کی بدولت ہم آہنگی اور رواداری کی فضا میں بدل دیا گیا۔ دارالحکومت فری ٹاؤن سے شائع ہونے والے اخبار "پروگریس" نے ۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں یہ خبر "سیاسی آویزش نے فٹ بال کے ترقی پذیر ذوق و شوق کے سامنے ہتھیار ڈال دئے" کی شہ سرخی کے تحت شائع کی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ دو عظیم المرتبت اشخاص وزارت داخلہ کے مسٹر اے۔ جی۔ کوروما اور کبالہ کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے مسٹر ایم۔ اے پال (مبشر احمد پال) کی ترقی پسندانہ بصیرت کا شکریہ! جس کی وجہ سے ضلع کوئی نڈوگو اور خصوصاً کبالہ کے علاقہ میں فرقہ وارانہ، قبائلی اور سیاسی تعصبات اور رنجشوں کی بجائے ایک بار پھر ایک خوشگوار ہم آہنگی سے بھرپور اور رواداری کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اگرچہ ابھی ابتدائی مرحلہ ہے لیکن خوشی و مسرت اور بھائی چارے کا جو ماحول اس وقت موجود ہے اس کی مثال شہر کی فٹ بال کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ اخبار کے مطابق ضروری اور اہم بات تو یہ ہے کہ آپس میں دشمنی رکھنے والے گروہوں کے متعلق یہ پتہ چلا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی فٹ بال کے میدان میں نہایت ہی جوش و خروش سے حمایت کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر "پاور سٹار" ٹیم کے افراد کی ایک بڑی تعداد کی اس سے پہلے ٹیم کے منیجر سے بول چال بند تھی مگر جب سے یہ شخص ٹیم کا منیجر بنا ہے سب پرانی باتیں ختم ہو چکی ہیں اور یہ شہر آہستہ آہستہ امن اور ہم آہنگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اخبار نے اس ضمن میں مثال دی ہے کہ اس سے پہلے بھی کھیل کو آپس کی سیاسی رقابت ختم کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے مثال کے طور پر امریکہ اور چین کے درمیان تعلقات بحال کرنے کے لئے ٹیبل ٹینس کے میچ کھیلے گئے اور سینیگال اور آئیوری کوسٹ کے درمیان دوستی کے لئے بھی صدر سیکو طورے نے فٹ بال کو استعمال کیا۔

اس خوشکن خبر کا پس منظر یہ ہے کہ کبالہ شہر سیرالیون کے انتہائی شمالی کونے میں ضلع کوئنڈوگو کا صدر مقام ہے۔ یہ پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا ایک خوبصورت علاقہ ہے۔ اس میں متعدد قبائل کے لوگ بستے ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں اس علاقے میں احمدیہ سکول کے قیام سے قبل ہی یہ علاقہ سیاسی آویزش کا شکار تھا اور ہر گھر سیاسی اکھاڑہ بنا ہوا تھا۔ ۱۹۷۷ء میں سیرالیون میں عام انتخابات کی وجہ سے حالات بہت ہی خراب ہو گئے جس کی وجہ سے "کرلولا" نامی ایک گاؤں جلا کر راکھ کر دیا گیا اور وہاں کے لوگوں کی اکثریت کو قتل کر دیا گیا۔ حکومت کی طرف سے اس علاقے میں امن بحال کرنے کے لئے متعدد کوششیں کی گئیں۔ متعدد کمشن بھجوائے گئے، یہاں تک کہ مکمل تحقیق کے لئے آخرکار ملک کے ایک بہت بڑے قابل بیرسٹر جج کو بھجوایا گیا لیکن حکومت کی ہر کوشش ناکام رہی۔

اس سال ۱۹۷۹ء کے اوائل میں ضلع کے ڈسٹرکٹ آفیسر نے کبالہ ٹاؤن کے سرکاری محکموں کے سربراہوں کی دو تین میٹنگز اس مقصد کے لئے بلوائیں کہ اس علاقے میں کس طرح امن و سکون دوبارہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ ان اجلاسوں میں مکرم مبشر احمد صاحب پال پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کو بھی مدعو کیا گیا اور ان سے اپیل کی گئی کہ چونکہ جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کا مقصد قوم کے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ علاقہ میں گندی اور جاہلانہ آویزش کا خاتمہ کرنا بھی ہے اس لئے اس سلسلہ میں بھی جماعت خصوصی تعاون کرے۔ سرکاری افسران نے کہا کہ ہم جانتے ہیں احمدیہ مسلم مشن سیاست سے پاک اور امن و آشتی کا پیامبر ہے اس لئے بھی اس سلسلہ میں اس کا تعاون بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

چنانچہ اس مرحلہ پر مکرم مبشر احمد صاحب پال نے یہ تجویز پیش کی کہ ضلعی سطح پر ایک فٹ بال ایسوسی ایشن بنا کر کبالہ ٹاؤن میں ہفتہ میں دو بار لیگ میچز کا پروگرام شروع کیا جائے اس سے جہاں ایک طرف ضلع میں فٹ بال کو ترقی ہوگی وہاں دوسری طرف ہفتہ میں دو بار ایسی تفریح بھی میسر آسکے گی جس سے شہر کے لوگ سیاسی آویزش سے ہٹ کر فٹ بال کی طرف رجوع کر سکیں گے اور اپنے شوق کا مظاہرہ کر کے پرانی رنجشیں دور کر سکیں گے۔ اعلیٰ حکام کو یہ تجویز پسند آئی جس پر ضلع کے ڈسٹرکٹ آفیسر نے وزارت داخلہ کے افسر مسٹر اے۔ جی۔ کروما اور مبشر احمد صاحب پال کو ضلعی فٹ بال ایسوسی ایشن کی تشکیل پر مقرر کر دیا۔ چنانچہ مکرم مبشر صاحب کی کوششوں سے احمدیہ سیکنڈری سکول اور شہر کے فٹ بال کے کھلاڑیوں پر مشتمل چار لیگز بنا دی گئیں اور ضلعی سطح پر ایک فٹ بال ایسوسی ایشن قائم کی گئی جس کا نام شہر کے جملہ لوگوں کے متفقہ فیصلہ سے احمدیہ سکول اور مشن کے نام کی رعایت سے AMASS UNITED ASSOCIATION تجویز ہوا (یاد رہے کہ AMASS کا لفظ احمدیہ مسلم ایگریکلچر سیکنڈری سکول کا مخفف ہے) مکرم مبشر احمد صاحب پال اور مسٹر اے۔ جی۔ کروما کو اس ایسوسی ایشن کا بانی ہونے کی وجہ سے کوآرڈینیٹر (رابطہ افسران) مقرر کیا گیا۔ چنانچہ مارچ ۱۹۷۹ء سے شہر میں فٹ بال میچوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا گیا جس کے نتیجہ میں شہر کے لوگوں نے باہمی آویزش چھوڑ کر فٹ بال میں دلچسپی لینا شروع کر دی ہے اور اس طرح سے لوگوں کے درمیان پرانی رنجشیں ختم ہو رہی ہیں۔ اس کامیابی کو ریڈیو اور اخبارات نے بھی سراہا ہے جس کی وجہ سے احمدیہ مسلم مشن کی نیک نامی میں اضافہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حیدر آباد میں
جلسہ یوم خلافت

مورخہ یکم جون بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیت الظفر حیدر آباد میں امیر صاحب مقامی کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد عمل میں لایا گیا جس میں مکرم نعیم اللہ صاحب متعلم میڈیکل کالج نے تلاوت اور مکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد علی الترتیب مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی، مکرم بابو محمود احمد صاحب ریٹائرڈ ریلوے، مکرم حکیم عبدالباسط صاحب صدیقی اور خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ تقاریر کے دوران مکرم نثار احمد صاحب بشارتی نے موقع اور محل کی مناسبت سے تحت اللفظ چند اشعار پڑھے۔

آخر میں امیر مقامی مکرم بابو عبدالغفار صاحب نے دعا کرائی۔ برعایت پردہ مستورات نے بھی اس اجلاس میں حصہ لیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دامن خلافت سے وابستہ رہ کر اس کی نعماء و برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

محمد اشرف ناصر شاہد
مربی سلسلہ مقیم حیدر آباد

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتی نظام سے وابستہ رہنے کا ایک سنہری اصول

اطاعت و فرمانبرداری

مکرم رفیق احمد سعید صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ

اسلام نے جماعتی نظام کے ساتھ وابستہ رہنے پر بہت زور دیا ہے اور جماعتی نظام کے تحت زندگی بسر کرنے کو ایک بڑی نعمت اور رحمت قرار دیا ہے اسی طرح جماعتی نظام سے علیحدگی اختیار کرنا یا الگ تھلگ رہنے کو جاہلیت کی زندگی اور موت قرار دیا ہے رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من فارق الجماعة مات میتة الجاھلیة

کہ جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور علیحدگی کی حالت میں وفات پا گیا۔ تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا۔

من فارق الجماعة شبراً فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه (ترمذی)

کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدگی اختیار کی۔ اس نے گویا اسلام کی اطاعت کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔

حضور علیہ السلام کے اس مبارک ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعتی نظام کے ساتھ وابستہ رہنا چاہیئے اور نافرمانی کے بارے میں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے ہمیشہ وہ بھیڑ یا بکری جو چرتے چرتے کہیں دور ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے بھیڑیا ہمیشہ اس کا شکار کرتا ہے۔ اور اسے چیر پھاڑ دیتا ہے مرغی کا وہ چوزہ جو مرغی سے اور دوسرے چوزوں سے الگ ہوتا ہے چیل اسے ہی اٹھا لے جاتی ہے۔ یہی مثال جماعت کے ہر فرد واحد کی ہے۔ کہ جب وہ جماعت سے الگ ہوتا ہے۔ یا جماعتی نظام سے وابستہ نہیں رہتا۔ اور اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن سے اتار دیتا ہے شیطان اسی پر حملہ کرتا ہے۔ اور اس کو اپنا چیلہ بنا لیتا ہے۔ اور پھر نہ وہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا ۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

شیطان سے بُرا ساتھی اور کون ہو سکتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے تاکیداً فرمایا ہے۔

علیکم بالجماعة فان الشیطان مع الفذ

کہ جماعت کو لازم پکڑو جونہی کسی نے علیحدگی اختیار کی شیطان اس کا ساتھی ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"دنیا میں چونکہ جماعت سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں اس لئے ترقی کرنے کا سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انسان جماعت سے اپنے آپ کو وابستہ کر لے۔ اس سے ضعیف بھی آگے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا جماعت کے لوگ اس کے لئے سہارا ہو جاتے ہیں جماعت کے نظام سے داناؤں نے ایسے ایسے فائدے اٹھائے ہیں کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے"
(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳۰ مئی ۱۹۱۶ء)

جماعتی نظام سے وابستہ رہنے کے کئی فائدے ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ جماعت کا ایک امام ہوتا ہے جس کا منصب روحانی منصب ہوتا ہے۔ اور وہ جماعتی نظام سے منسلک لوگوں کے لئے بطور ڈھال کے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ ید اللہ علی الجماعة۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ امیر جس کا منصب روحانی ہوتا ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں خلیفہ کہتے ہیں۔ اس کی اور اس کے مقرر کردہ عہدہ داروں کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کی جائے۔ نیک جذبے خلوص نیت اور ثواب سمجھتے ہوئے ان کی باتوں پر عمل کیا جائے۔

وابستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے فرماتے ہیں۔

"جماعتی تنظیم و تربیت کے تعلق میں اسلام ایک خاص بلکہ خاص الخاص ہدایت یہ دیتا ہے کہ مومنوں کو ان امراء کی کامل اطاعت کرنی چاہیئے۔ جو جماعتی انتظام کے ماتحت مقرر کئے جائیں۔ یہ ہدایت گویا جماعتی تنظیم کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ جسے نظر انداز کرنے سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور جماعت جماعت نہیں رہتی بلکہ منتشر افراد کا ایک بکھرا ہوا گروہ بن جاتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ آپ بسا اوقات فرماتے تھے۔

من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی۔

یعنی جس شخص نے میرے مقرر کئے ہوئے امیر کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی اطاعت نہیں بلکہ میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی۔ اور جب آپ سے یہ عرض کی گیا۔ کہ یا رسول اللہ ایسے امیر بھی ہو سکتے ہیں جو جابر ہوں۔ اور آپ اپنے حقوق تو ہم سے جبراً چھینیں۔ لیکن ہمارے حقوق ہمیں نہ دیں۔ تو اس صورت میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا ادوا علیھم حقھم وسلوا اللہ حقکم یعنی تم اس صورت میں بھی اپنے امیروں کے حقوق انہیں ادا کرو اور اپنے حقوق کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ اور جب آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایک امیر ایسے وقت بھی ہو سکتا ہے جس کے بعض احکام جہالت پر مبنی ہوں۔ تو اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبة یعنی تم پھر بھی اس کی بات پر کان دھرو۔ اور اس کا حکم مانو۔ خواہ تم پر ایک ایسا حبشی غلام امیر مقرر کر دیا جائے جس کا سر انگور کے خشک دانے کی طرح چھوٹا ہو۔ البتہ آپ نے ایک کامل مصلح کی حیثیت میں ایک شرط ضروری لگائی ہے اور وہ یہ کہ اگر نعوذ باللہ کوئی امیر اپنے ماتحت لوگوں کو کوئی ایسا حکم دے۔ جو صریح طور پر کسی قطعی اسلامی حکم کے خلاف ہو۔ تو اس صورت میں اس کی اطاعت فرض نہیں رہتی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ الا ان تروا کفراً بواحاً عندکم من اللہ فیہ برھان۔ یعنی تم پر امیر کی اطاعت صرف اس صورت میں غیر واجب ہے کہ تم اس کے حکم میں کوئی کھلم کھلا کفر پاؤ۔ اور اس حکم کے متعلق تمہارے پاس خدا کی طرف سے کوئی قطعی دلیل موجود ہو"
(جماعتی تربیت اور اس کے اصول ۲۳، ۲۴)

جماعتی نظام کے ساتھ وابستہ رہنے کی ایک جھلک نماز باجماعت میں دکھائی دیتی ہے کہ کس طرح تمام لوگ بحالت مجموعی ایک امام کا (جو انہی کی طرح کا ایک انسان ہے) حکم بجا لاتے ہیں۔ نماز سے ہمیں اطاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمانبرداری۔ مساوات۔ اتحاد و اتفاق الفت و محبت۔ ہمدردی و غمخواری اور ڈسپلن کا درس ملتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد اپنی کتاب "مسئلہ خلافت" میں لکھتے ہیں:

"پانچ وقت کی باجماعت نماز میں جماعتی نظام کا پورا نمونہ مسلمانوں کو دکھا دیا گیا کیونکہ نماز میں وہ عمل عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں مختلف جہتوں مختلف شکلوں مختلف لباسوں میں آتے ہیں۔ لیکن یکایک صدائے تکبیر کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم کی صورت کر لیتا ہے سب کے وجود ایک ہی صف میں جڑے ہوئے۔ سب کے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے سب کے قدم ایک ہی سیدھ میں۔ سب کے چہرے ایک ہی جانب۔ قیام کی حالت ہے تو سب ایک جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں جھکاؤ ہے تو سب صفیں بیک وقت جھکی ہوئی ہیں۔ ظاہر کے ساتھ باطن بھی یکسر متحد و ممزوج۔ سب کے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے۔ جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و افعال کی باگ ڈور ہوتی ہے۔ جب چاہے سب کو جھکا دے۔ جب چاہے سب کو اٹھا دے۔"

(مسئلہ خلافت صفحہ ۳۹)

جماعتی نظام کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہر شخص کو دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنی اصلاح کا موقعہ ملتا ہے۔ اور وہ نیکی کے کاموں میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اچھے اخلاق عمل صالح اور نیک نمونے سے دوسروں کی اصلاح و تربیت کا موجب بن سکتا ہے۔ جماعتی نظام سے باہم اکٹھے رہنے اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا درس ملتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور اختلاف نہ کرو۔ دوسری قومیں ظاہری سامانوں سے اتفاق کر سکتی ہیں مگر اسلام میں اتفاق کا ذریعہ صرف ایک ہی ہے۔ کہ حبل اللہ کو پکڑا جائے۔ اور حبل اللہ کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں۔ قرآن کریم میں ہے اسلام کیا ہے۔ وہ جو انبیاء احکام دیتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حبل اللہ ہیں قرآن کریم حبل اللہ ہے ان کو پکڑے بغیر اتفاق نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ ۳۱ مئی ۱۹۱۹ء)

اس لئے ضروری ہے کہ ہر فرد واحد جماعتی نظام سے وابستہ رہے۔ اور امام الوقت کی ہدایات و احکام پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری کوشش کرتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے افضال و اکرام کی بارش جماعت پر ہوتی ہے۔ اور اس کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اور وہ ان کی تائید و نصرت کرتا ہے۔ جماعت سے الگ رہ کر انسان نہ تو تقوے میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور نہ خاص بھلائی کا کام کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقوے میں ترقی کرنا تنہا انسان خود نہیں کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا۔ تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوے کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں۔ کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسے بنا دی۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱)

وہ افراد جو جماعتی نظام کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اسی طرح کچھ شرائط کی پابندی ان کے لئے لازم ہوتی ہے۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور کچھ شرائط کی پابندی ان کے لئے لازم ہوتی ہے۔ جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح نہیں چل سکتے۔ اور اس کے متعلق میں نے کہا تھا کہ ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے۔ کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اور اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں۔ تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جن کے نتائج ساری جماعت پر آکر پڑتے ہیں کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور جماعت ہی نہیں رہتی۔ اگر ایک شخص اپنے طور پر دوسری قوموں سے لڑائی مول لے لیتا ہے۔ اور ایسا فتنہ یا جوش پیدا کر دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ساری جماعت مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ اس لڑائی میں شامل ہو تو اس کے متعلق پھر یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے امام اور خلیفہ کے منصب کو چھین لیا۔ اور خود امام یا خلیفہ بن بیٹھا اور وہ فیصلہ جس کا اجراء خلیفہ اور امام کے ہاتھوں سے ہونا چاہیئے تھا خود ہی صادر کر دیا۔ اگر ہر شخص کو یہ اجازت ہو تو تم ہی بتاؤ پھر امن کہاں رہ سکتا ہے ایسی صورت میں جماعت کے نظام کی مثال اس ٹین کی سی ہوگی جو کتے کی دم سے باندھ دیا جائے۔ اور کتا جدھر جاتا ہے ساتھ ساتھ ٹین بھی حرکت کرتا جاتا ہے۔ امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے دوستوں نے باوجود بیعت کر لینے کے ابھی تک بیعت کے مفہوم کو نہیں سمجھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ فتنہ و فساد کی نیت سے کوئی بات چھیڑ دیتے ہیں۔ اور ہماری جماعت کے دوست فوراً اس کے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں۔ اور وہ خیال نہیں کرتے کہ دشمن کی تو غرض ہی یہ تھی کہ کوئی فتنہ و فساد پیدا کرے اور انہیں زیر الزام لائے... ... تو بعض دفعہ دشمن اس قسم کی چالاکی بھی کرتا ہے۔ سمجھنے والے تو بچ جاتے ہیں۔ لیکن جو اندھا دھند کام کرنے والے ہیں وہ پھنس جاتے ہیں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کہ امام کو ہم نے تمہارے لئے ڈھال کے طور پر بنایا ہے۔ اگر اس کے پیچھے ہو کر لڑو گے تو زخموں سے بچ جاؤ گے لیکن اگر آگے ہو کر حملہ کرو گے تو مارے جاؤ گے۔ کیونکہ وہ خوب سمجھتا ہے کہ کیا حالات ہیں۔ کس وقت اعلان جنگ ہونا چاہیئے اور کس وقت دشمن کے قریب سے بچنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۵ جون ۱۹۳۶ء)

پس ہمیں جماعتی نظام سے وابستہ رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اطاعت و فرمانبرداری کا سنہری اصول جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ اور امام وقت کے احکام پر عمل کرنا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ ہم سے راضی رہے۔ اور مزید ترقیات سے ہمیں نوازے۔ آمین

— درخواست دعا —

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر ربوہ کا بیٹا عزیز مبشر احمد مرگی سے بیمار چلا آرہا ہے۔ ان دنوں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے زیر علاج ہے احباب عزیز موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محترم چوہدری صاحب ریٹائر ہونے کے بعد مستقل طور پر ربوہ تشریف لے آئے ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کا مرکز میں رہائش اختیار کرنا مبارک کرے آمین

سلطان احمد پیر کوٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۶ سال پہلے ——— ۲۴ جون ۱۹۲۳ء

مولانا ظفر علی خان کے قلم سے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات کا اعتراف

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور معاند اور اخبار "زمیندار" لاہور کے ایڈیٹر کی تحریرات

لاہور سے شائع ہونے والے مشہور اخبار "زمیندار" نے جس کے ایڈیٹر مسلمانوں کے ایک بڑے لیڈر، صاحب طرز صحافی اور مقرر مولانا ظفر علی خان ہیں، ہندوستان میں پھیلنے والے عظیم فتنۂ ارتداد (۱۹۲۳ء) کا مقابلہ کرنے پر جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف میں بیانات شائع کئے ہیں۔ یہ فتنہ ہندوؤں نے بڑے وسیع پیمانے پر پھیلایا تھا اور اس کا مقصد ان پڑھ اور جاہل دیہاتی مسلمانوں کو ورغلا کر شدھ کرنا تھا۔ جماعت احمدیہ نے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیر ہدایت اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جہاں مسلمانوں کی دیگر بڑی بڑی جماعتیں بے حس و حرکت پڑی تھیں وہاں پر احمدی مبلغین نے عظیم الشان کام کر کے ہندوؤں کی اس سازش کو ناکام بنایا۔ زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں تحریر ہے:

"جو حالات فتنۂ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آچکے ہیں، ان سے صاف واضح ہے کہ مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے، وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانے میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں، اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھا دی ہے۔"

اس سے کچھ ماہ پہلے ۸ اپریل ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں اسی اخبار نے لکھا کہ:-

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص، جس ایثار، جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔"

بیسویں صدی کی پہلی دو دہائیوں میں زمیندار اردو صحافت کا سب سے بڑا اخبار تھا اور اس کی بے انداز مقبولیت پورے ہندوستان بھر میں تھی خصوصیت سے یہ اخبار مسلمانوں میں نہایت مقبول تھا۔ اس کے ایڈیٹر مولانا ظفر علی خان تھے جو کہ ایک آتش نوا خطیب اور صاحب طرز انشاء پرداز تھے۔ اس کے علاوہ یہ مشہور شاعر بھی تھے۔ ان کے اداریے اور ان کی نظمیں خصوصیت سے دو موضوعات پر مرتکز ہوتی تھیں۔ اول جماعت احمدیہ کی زور دار اور زبردست مخالفت اور دوسرے انگریزی حکومت کی ڈٹ کر مخالفت۔ اس اخبار نے اور اس کے ایڈیٹر مولانا ظفر علی خان نے اگرچہ اپنی ساری زندگی جماعت احمدیہ کے خلاف جدوجہد میں گذاری۔ پھر بھی متعدد مرتبہ ان کو مجبور ہو کر اظہار حق کرنا پڑا اس جگہ پر ان کے قلم سے نکلے ہوئے بعض دیگر اعترافات کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔

دسمبر ۱۹۲۶ء میں مولانا ظفر علی خان نے اپنے مخصوص تیز اور تند قلم کا استعمال کرتے ہوئے لکھا:-

"ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابل ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے۔ گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء، دیوبند، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کل کا شعار ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بے راہ قوم پر رحم کرے۔"

۱۹۳۲ء میں جبکہ قادیان فتنوں کی زد میں تھا اس وقت بھی جماعت احمدیہ کی مہتم بالشان ترقیات اظہر من الشمس تھیں۔ ایسی صورت حال میں جبکہ زمیندار کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے ہوئے ربع صدی بیت چکی تھی، مولانا ظفر علی خان کو ان الفاظ میں بصد حسرت و یاس یہ اعتراف کرنا پڑا کہ:-

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلی نظر آتی ہیں اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجویٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی..... پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں۔"
(زمیندار ۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

"کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی"
(المصلح الموعودؓ)

معلوم نہیں آج مولانا مرحوم زندہ ہوتے تو جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی دیکھ کر کیا اظہار خیال کرتے ہیں؟

اور اب مضمون کے آخیر میں مولانا ظفر علی خان کی ایک تاریخی تقریر کا اقتباس ہدیۂ قارئین ہے۔ اس میں احرار کی اس مخالفت کا ذکر ہے جو کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کی کشمیر میں تاریخی خدمات کے خلاف کی تھی۔ ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے مولانا ظفر علی خان نے کہا:

"احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احرار نے خوب ہاتھ رنگے۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب زر کے لئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے۔ کوئی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی۔ احراریو! کان کھول کر سن لو، تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں سے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا تم خود کچھ نہیں جانتے لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے، اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی اور تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔ بڑا اچھا کام ہوا ہے.... لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے والے تسلسل کو چاہتی ہے۔ اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار احمدی تھا تو ایک ہزار آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اندرونی ذمہ داری ہے اس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آتے جا رہے ہیں۔

وہ وسعت ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا رہی ہے اور یہ ذمہ داری انسانوں کے کندھوں پر، ان انسانوں کے کندھوں پر جنہوں نے خود کو مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بشارتیں تھیں کہ اسلام اس زمانہ میں غالب آئے گا مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں گے اور اللہ کا فضل ہے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ ہر لحاظ سے قربانیاں دے رہا ہے..... وقف عارضی کے وعدے آ رہے ہیں لیکن اس تعداد میں نہیں آ رہے جس تعداد میں آنے چاہئیں دوست اس طرف توجہ دیں"۔

(روزنامہ الفضل ۱۲ر فروری سنہ ۱۹۷۷ء)

احباب جماعت اپنا عہد پورا کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تحریک وقف عارضی میں اپنا نام پیش کریں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

آل ربوہ میروڈیہ ٹورنامنٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیرِ انتظام ۸ر جون سنہ ۱۹۷۹ء تا ۱۵ر جون سنہ ۱۹۷۹ء جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں "آل ربوہ میروڈبہ ٹورنامنٹ" منعقد ہوا۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم محمد دین صاحب ناز مہتمم اطفال مرکزیہ نے فرمایا اس ٹورنامنٹ میں کل انیس ۱۹ مجالس نے حصہ لیا۔ ۱۵ر جون سنہ ۱۹۷۹ء کو چھ بجے شام فائنل میچ اور تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم محمود احمد صاحب بنگالی مہتمم مقامی ربوہ تھے۔

فائنل میچ کے بعد تقریب تقسیم انعامات کا آغاز کلام پاک کے ساتھ ہوا تلاوت کے بعد مکرم خواجہ عبد المومن صاحب ناظم اطفال ربوہ نے ٹورنامنٹ کے منتظمین اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے حلقہ دارالبرکات اور حلقہ دارالرحمت وسطی کو بالترتیب اوّل اور دوم آنے پر انعامات اور سندات خوشنودی عطا فرمائیں اور اطفال کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ دعا کے بعد یہ ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(بقیہ صفحہ ۵)

بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی۔ تف ہے تمہاری غداری پر۔ مرزا محمود کے پاس مبلّغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔

(تقریر جلسہ مسجد خیر الدین امرتسر منقول از ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶
مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر۔ جنرل سیکرٹری احرار اسلام)
(مرتبہ۔ یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

جلسہ سالانہ پر عورتوں کے قیام کے لئے جو مہمان خانہ تعمیر ہوا ہے اس پر اس وقت تک ۴۰۳۳۹۸۰ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اس چندہ کی آمد اس وقت تک ۵۶,۹۳۶ روپے ہوئی ہے گویا خرچ شدہ رقم کا ۴۴۰۷۷ روپیہ لجنہ نے ابھی ادا کرنا ہے اور کچھ اخراجات ابھی ہونے باقی ہیں۔ یکم تا پندرہ جون اس مد میں صرف ۴۰۴۲/- چندہ جمع ہوا ہے۔ چندہ کی یہ رفتار کم ہے۔ تمام لجنات اس کی وصولی کی طرف توجہ دیں۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر اس میں شامل ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہم دونوں میاں بیوی جسمانی عوارض میں مبتلا رہتے ہیں۔ صحت مندی اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے دعا فرمائی جائے۔
(نصر اللہ خان ریٹائرڈ ٹیچر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تولیکی ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ مکرم منور احمد صاحب نیشنل آٹو گیراج نواب شاہ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ) کا بچہ محمود اقبال جس کی عمر چار سال ہے اور والدین نے اس کی زندگی وقف کی ہوئی ہے چند یوم قبل کپڑوں میں آگ لگنے سے جھلس کر شدید زخمی ہو گیا تھا۔ تمام قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (شیخ محمد نعیم شاہد مربی سلسلہ مقیم نواب شاہ سندھ)

۳۔ میری بھانجی عزیزہ خالدہ رحمان بنت ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف کریم پارک راوی روڈ لاہور بعارضہ فالج ۵ر جون سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
(چوہدری یوسف علی مکان نمبر ۲۶/۲۱ محلہ دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کا لڑکا ملک مبارک احمد عرصہ پانچ چھ ماہ سے ملٹری ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہے۔ اس وقت حالت تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

۵۔ عزیزم حمید اللہ ولد ملک نصر اللہ خان نے ڈسکہ میں ایک بڑا سٹور کھولا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک عبد الرحیم ربوہ)

٦۔ خاکسار کے والد محترم مرزا مبارک احمد صاحب ابن مرزا محمود بیگ رضی اللہ عنہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ گذشتہ ۱۹ر مئی سے دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب افاقہ ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور جملہ احباب کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار عرصہ ۵ سال سے سر درد کے مرض میں مبتلا ہے۔ اس عارضہ سے نجات کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا مظفر احمد ایم اے۔ حیدر آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۴۰

مَیں کالی بیگم بیوہ شاہ محمد صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی ساکن بھون ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{78}$-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ مکان ایک عدد ۴½ مرلہ مالیت -/۵۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیور چاندی دس تولہ مالیت -/۲۰۰ روپے۔

۳۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپے

۴۔ زمین ۲-۷ کنال بارانی مالیت -/۸،۵۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ کالی بیوہ شاہ محمد صاحب

گواہ شد احمد خان منگلا معلم وقف جدید جماعت احمدیہ بھون تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

گواہ شد صوبیدار عبدالرشید۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھون تحصیل چکوال۔

مسل نمبر ۲۴۱۳۷

مَیں عبدالرحمٰن ثاقب ولد DAENG JARUNG قوم۔ پیشہ طالب علم عمر ۳۱ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن انڈونیشیا ضلع۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ جمعہ ۷ اپریل ۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد عبدالرحمٰن ثاقب

گواہ شد MUSTIKASARI JALAN CIKUTRA 159 BANDUNG.

گواہ شد SUKCRI BARMAWI سیکرٹری الوصیت جماعت احمدیہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۱۳۸

مَیں الحاج عبدالوہاب الیاس ولد ELIAS MOMOELESHO قوم۔ پیشہ پنشنر عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن نائیجیریا ضلع۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{78}$-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ تین منزلہ مکان مالیت پچیس لاکھ نیرا۔

۲۔ دو کمرے مالیت دو لاکھ نیرا۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲،۵۰،۰۰۰ نیرا ماہوار آمد بصورت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد الحاج عبدالوہاب الیاس

گواہ شد M. AJMAL SHAHID امیر اینڈ مشنری انچارج جماعت احمدیہ نائیجیریا۔

گواہ شد Z.G. ELIAS 10. A. LEIGH STREET YABA.

مسل نمبر ۲۴۱۳۹

مَیں SUDHANTO YUDHO ATMODCTO s/o TONI YATIN YUDHOATMODCTO قوم۔ پیشہ EMPLOYEE عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن انڈونیشیا ضلع۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{78}$-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

ٹیپ ریکارڈ پندرہ ہزار روپے انڈونیشین۔ ۱

2- ONE PHOTO-TCSTEL MARK تیس ہزار روپے انڈونیشین۔

3- ONE SPECS MARK دس ہزار روپے انڈونیشین۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد SUDHANTO YUDHO ATMODCTO

گواہ شد NUCH NURUDDIN HASAN J.L. BALIKPAPAN 1/10 JAKARTA PUSAT.

گواہ شد A. RIDWAN 9MLAN J.L. BALIKPAPAN 1/10 JAKARTA PUSAT

روشن کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے

ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ

درخواستِ دعا

تقریباً ۲ ماہ ہو رہے ہیں کہ بندہ کی صحت خراب ہے جس کی وجہ سے اکثر پریشان رہتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے میری پریشانیوں کو دور کرے اور اللہ تعالیٰ میرے بچوں کی تربیت بھی اچھے طریقے سے کرے۔

(ناصر احمد باجوہ ٹیچر چک $\frac{96}{P}$ تحصیل و ضلع رحیم یار خان)

(۲) میرے نسبتی بھائی مکرم محمد یحییٰ صاحب چغتائی ابن حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کو دو مرتبہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور اس وقت وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احبابِ کرام و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھائی صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالقیوم پراچہ۔ دارالیمن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں جماعت احمدیہ کے مبلغ کو خدمتِ قرآن کی اہم سعادت

ٹیلیویژن پر قرآن حکیم کے بارے میں ایک فروگزاشت کی تصحیح

جاپان کی سرزمین پر جماعت احمدیہ کے مبشر اسلام کی کوشش سے ٹیلی ویژن پر جلی حروف میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ الہامِ الٰہی ہے اور اس میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی اپنا لفظ شامل نہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے مبشرِ اسلام مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو قرآن حکیم کی یہ مقدس ترین خصوصیت بیان کرنے کا موقع اس طرح ملا کہ انہوں نے ۶ مئی ۱۹۷۹ء کو جاپانی ٹیلی ویژن پر ایک مشہور پروگرام میں جو کہ سوال و جواب کا پروگرام تھا یہ دیکھا کہ پروگرام کے کمپیئر نے ایک سوال پوچھا کہ اسلام کی مقدس کتاب جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ کا مجموعہ ہے اس کا نام کیا ہے؟ جواب دینے والے نے قرآن کہا اور پروگرام میں اس کا جواب درست قرار دیا گیا۔ اس پر مبشر اسلام مکرم راشد صاحب نے فوری طور پر ٹی۔وی والوں سے رابطہ قائم کیا اور انہیں بتایا کہ ان کے سوال میں غلطی ہے کیونکہ اسلام کی مقدس کتاب (جس کا نام 'قرآن' درست قرار دیا گیا) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا کوئی لفظ نہیں بلکہ یہ سارے کا سارا الہامی اور خدائی کلام ہے۔ اس پر اس پروگرام کے ڈائریکٹر نے اوساکا سے ٹیلیفون پر مکرم راشد صاحب سے گفتگو کی اور ان کے موقف کو درست قرار دیا اور وعدہ کیا کہ وہ آئندہ پروگرام میں اس کی تصحیح کر دیں گے۔ چونکہ یہ پروگرام ٹیلی کاسٹ ہونے سے کئی ہفتے قبل ریکارڈ ہو جاتے ہیں اس لئے زبانی اعلان کی صورت میں قریب ترین پروگرام میں اس کی تصحیح ممکن نہیں تھی چنانچہ پروگرام ڈائریکٹر نے تجویز کیا کہ آئندہ پروگرام میں لکھے ہوئے اعلان کی صورت میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔ چنانچہ ۲۰ مئی کے پروگرام میں دوران پروگرام تحریر کے ذریعے اس غلطی کی تصحیح کی گئی۔ اور اس کی معذرت کی گئی اور دو فقرات کے ذریعے جو کہ کافی دیر تک ٹی وی کی سکرین پر نمایاں رہے یہ بتایا گیا کہ:۔

"قرآن کریم سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی لفظ شامل نہیں۔"

اس طرح یہ تصحیح ٹی وی کے وسیع نیٹ ورک کے ذریعے لاکھوں افراد کی نظر سے گزری اور جماعت احمدیہ کو اسلام اور قرآن کی ایک اہم خدمت کی سعادت ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ خواتین کے بارے میں ضروری اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے موقعہ پر جو خواتین تقاریر کرنے کی خواہشمند ہوں یا نظم یا تلاوت قرآن مجید کرنا چاہیں وہ اپنے نام مع مجوزہ عناوین کے اپنی مقامی صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر سیدہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے نام دفتر لجنہ کے پتہ پر بھجوا دیں۔ نیز پروگراموں کے سلسلے میں اگر کوئی بہن کسی قسم کا مشورہ دینا چاہیں یا کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو اس سے بھی فوری طور پر مطلع فرماویں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

ملک کے دیگر اخبارات کی طرح الفضل میں بھی مختلف پراپرٹی ڈیلروں کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ کسی بھی پلاٹ یا مکان وغیرہ کے متعلق سودا کرتے وقت اپنی ہر طرح سے قانونی تسلی کر لیا کریں۔ صرف اس بات پر ہی اکتفا نہ کیا کریں کہ الفضل میں اشتہار چھپا ہوا ہے۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کی کوئی قباحت پیدا نہ ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

قائدین مجالس کی فوری توجہ کے لئے

مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام و اطفال کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے گئے تھے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ حل شدہ پرچے فوری طور پر واپس مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

مکرم و محترم ماسٹر محمد انور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز والہ ۱۶/۶/۷۹ سے گھر سے لاپتہ ہیں۔ ان کی عمر ۴۵ سال، قد ۵ فٹ ۸ انچ۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے۔ دوسکی رنگ فیلٹ کی قمیص اور لٹھے کی شلوار پہنی ہوئی ہے۔ ان کے پاس سائیکل ہے۔ رنگ سانولا ہے۔ یہ ۱۶/۶/۷۹ کو گوجرانوالہ گئے اور تاحال باوجود تلاش کے نہیں ملے۔ اگر کسی دوست کو یہ ملیں تو ان کو گھر پہنچا دیں اور اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً گھر حاضر ہوں۔ ساری جماعت اور جملہ عزیزوں کو ان کے لاپتہ ہونے کی وجہ سے شدید پریشانی ہے۔

(فضل احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی محترم محمد اکرم صاحب شاد نیو پاک جیولرز اچھرہ لاہور کے ہاں گزشتہ دنوں ڈاکہ پڑا۔ چار پانچ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نقصان کو پورا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

(عبدالمنان ولد عبدالسلام پاک گولڈ سمتھ گولبازار۔ ربوہ)

۲۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کوارٹر ۵۸ تحریک جدید ربوہ جن کا بیٹا عزیز طاہر احمد جو بیرون ملک میں ہے ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو گیا ہے۔ محترمہ موصوفہ نے -/۵۰ روپے تعمیر مساجد فنڈ کے صدقہ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز طاہر احمد کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے کر دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

۳۔ بندہ کے والد (محمد ابراہیم صاحب جنجوعہ) ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ آزادی سے چل پھر بھی نہیں سکتے۔ لہذا احباب جماعت، بزرگان سلسلہ سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(محمود احمد جنجوعہ۔ دار الصدر غربی الف۔ ربوہ)

اولادِ نرینہ سے
محروم گھر ہم سے رابطہ پیدا کریں
فضلِ عمر دواخانہ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی
خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵